

باسمہ تعالیٰ ۹۷ رن

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں:

جن لوگوں کی عید کی نماز چھوٹ جائے یا لاک ڈاؤن میں جن لوگوں کے لیے حسب شرائع نماز عید کی کوئی صورت نہ بن سکے، وہ اگر چاہیں تو ۲۳ یا ۲۴ رکعت چاشت کی پڑھ سکتے ہیں؛ بلکہ پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ ۲۳ رمضان کو دارالعلوم دیوبند سے نماز عید سے متعلق باری شدہ فتوے (۱۱۳۲ھ، ۱۲۹۵ھ، تاریخ: ۱۳۲۱ھ) میں صراحت ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ

- (۱): یہ بعینہ چاشت کی نماز ہے یا چاشت کی طرح کوئی دوسری نماز ہے، درجتار میں صلی أربعاء كالضحى کہا گیا ہے۔ اور ملک کے بعض اہل علم نے بھی اپنی تحریرات میں یہی تحریر فرمایا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نماز چاشت نہیں ہے۔
- (۲): دوسرے سوال یہ ہے کہ کیا صرف ۲ رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں یا ۳ رکعت ہی پڑھنی چاہیے؟ میں نے جو کتاب میں دیکھیں یاد گیر اہل علم کی تحریرات نظر سے گذریں، ان میں ۲ رکعت ہی کا تذکرہ ہے، کسی نے ۳ رکعت کا تذکرہ نہیں کیا ہے! امید ہے کہ دونوں سوالوں کا شفی بخش جواب عنایت فرمائیں گے۔

المستفتی:
(مفتی) محمد جنید، سنہجی

خادم تدریس و اقامۃ رسہ دارالعلوم جامع الہدی
(واوی ہدی، مراد آباد)

۱۲۲ تتم رن ۱۳۲۱ھ بسم اللہ الرحمن الرحيم

الجواب وبالله التوفيق:- (۱): جن لوگوں کی نماز عید چھوٹ جائے اور کسی دوسری جگہ بھی انھیں نماز عید نہ مل سکے، نیز چند لوگ مل کر بھی حسب شرائع نماز عید نہ پڑھ سکتے ہوں یا لاک ڈاؤن میں جن لوگوں کے لیے کوشش کے باوجود نماز عید کی کوئی صورت نہ بن سکے تو ان کے لیے فقہانے جو ۲۳ یا ۲۴ رکعت مستحب قرار دی ہیں، وہ نماز چاشت ہی ہے، کوئی دوسری نماز نہیں ہے۔ اور درجتار میں جو کالضحی فرمایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ نماز چاشت نہیں ہے؛ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز عید کی طرح اس میں تکبیرات زوائد نہیں کہی جائیں گی جیسا کہ علامہ شامیؒ نے درجتار میں صراحت فرمائی ہے۔

قولہ: ”صلی أربعاء كالضحی“: ای: استحباباً كما في القهستانی، وليس هذا قضاء؛ لأنَّه ليس على كيفيتها، ط. قلت: وهي صلاة الضحی كما في الحلة عن الخانی، فقوله تبعاً للبدائع: ”كالضحی“: معناه أنه لا يكابر فيها

للزوابع مثل العبد (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ۳: ۵۹، ط: مکتبۃ زکریا دیوبند، ۵: ۱۳۵، ت: الفرقور، ط: دمشق).

(۲): جب یہ نماز، نماز چاشت ہی ہے تو نماز چاشت کی کم از کم ۲ رکعت ہیں؛ جیسا کہ خود علامہ حسکفیؒ، درجتار میں چاشت کے بیان میں منبیۃ المصلى کے حوالہ سے ذکر فرمائے ہیں۔ اور امام محمدؒ نے بھی کتاب الاصل میں ۲ رکعی طرح رکعت کا بھی ذکر فرمایا ہے اور جامع المضمرات میں بھی ایسا ہی ہے؛ لہذا ۲ رکعی طرح ۲ رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں؛ البتہ افضل کم از کم ۲ رکعت ہیں۔ اور یہ نماز، نماز عید پڑھنے والوں کے لیے بھی (گھر پہنچ کر، گھروں میں) مستحب ہے جیسا کہ علامہ حسکفیؒ

نے اسی باب (باب العیدین) میں ذکر فرمایا ہے اور علامی شامی نے وہاں اپنے حاشیہ (رد المحتار) میں ۲ مرکعت کا بھی ذکر فرمایا ہے۔
(وندب أربع فصاعداً في الضحى على الصحيح من بعد الطلوع إلى الزوال، وقتها المختار بعد ربع النهار، وفي المنية: أقلها ركعتان الخ) (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنواول، ۲: ۴۶۵، ط: مکتبہ زکریا دیوبند، ۴: ۲۹۱، ۲۹۲، ت: الفرفور، ط: دمشق).

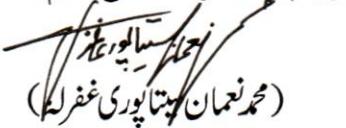
قولہ: ”**وفي المنية: أقلها ركعتان**“: نقل الشیخ اسماعیل مثلہ عن الغزنوی والحاوی والشرعۃ والسمیرقندیۃ، وما ذکرہ المصنف مشیٰ علیہ فی التبیین والمفتاح والدرر، ودلیل الأول ”أنه صلی الله علیه وسلم أوصى أبا هريرة بـ رکعتین“ کما فی صحيح البخاری، ودلیل الثاني ”أنه صلی الله علیه وسلم کان یصلی الضحی أربعاً ویزید ما شاء الله“، رواه مسلم وغيره، والتوفیق ما أشار إلیه بعض المحققین أن الرکعتین أقل المراتب، والأربع أدنی الکمال (رد المختار).

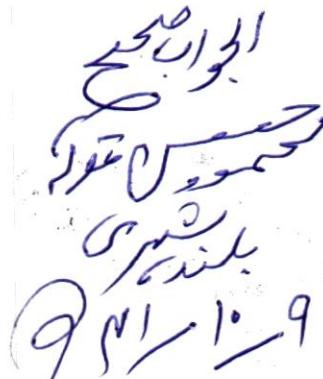
(وإن تنفل بعدها في البيت جاز)؛ بل یندب تنفل بأربع (الدر المختار مع رد المختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ۳: ۵۱، ۵۲، ط: مکتبہ زکریا دیوبند، ۵: ۱۱۷، ۱۱۶، ت: الفرفور، ط: دمشق).

قولہ: ”**بأربع: أو بـ رکعتین، والأول أفضـل كما في القهـستاني** (رد المختار).

قلت: أرأیت الرجل یفوته العید هل علیہ أن یصلی شيئاً؟ قال: إن شاء فعل، وإن شاء لم یفعل. قلت: فکم یصلی إن أراد أن یصلی؟ قال: **إن شاء أربع رکعات، وإن شاء رکعتین** (کتاب الأصل للإمام الشیبانی، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ۱: ۳۲۰، ط: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر).

فإذا عجز عن صلاة العید **یستحب له أن یصلی رکعتین**؛ لكن یحب (جامع المضمرات والمشکلات فی شرح مختصر الإمام القدوری، کتاب الصلاة، باب العیدین، ۲: ۱۷۶، ط: دار الكتب العلمیة، بیروت) **ـ فقط والله تعالى أعلمـ**.


 (محمد نعمان بھتاپوری غلب)
 ۱۴۳۱/۲/۲ = ۲۰۲۰/۲/۲، سہ شنبہ


 محمد اسماعیل
 ۱۴۳۱/۱۰/۹

